حصہ دوم

مختصر جوابات

سوال نمبر ۲

جواب:

	الفاظ	معنی
1:	بالعقود	وعدے / معاہدے
2:	یسئلونک	وہ آپ سے سوال کرتے ہیں۔
3:	الانف بالانف	ناک کے بدلے ناک
4:	السن بالسن	کان کے بدلے کان

(سوال نمبر ۳)

جواب:

زمانہ جاہلیت کا یہ دستور تھا۔ کہ ایک آدمی جتنی چاہے شادیاں کرسکتا تھا۔ بیویوں کی کوئی تعداد متعین نہ تھی۔ ان حالات کی وجہ سے اللہ تعالی نے عورتوں کو انکے تمام حقوق دیئے اور ایک مرد کے لیے بیویوں کی تعداد متعین کردی۔

سورۃ النساء میں ارشاد ہے:

ترجمہ:

"پھر اگر تمھیں عورتوں میں سے کوئی پسند آئے تو ان میں دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کرلو اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم ان میں انصاف نہیں کرسکو گے تو ایک ہی بیوی پر اکتفاء کرو"

4/3

اس آیت میں یہ بات واضح ہے کہ ایک مرد کے لیے چار بیویوں کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں جب وہ اُن چاروں میں انصاف کر سکے۔ اگر مرد ایک بیوی کے ہوتے کوئی دوسری کے بارے میں سوچتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ وہ پہلے اپنے حالات کا جائزہ لے اور اپنی آمدنی بھی دیکھے کہ وہ اس قابل ہے کہ وہ اُس بیوی کو اُسکے حقوق دے سکے گا۔

حدیث کی روشنی میں:

ارشاد ہے:

جس نے ایک سے زیادہ بیوی سے شادی کی اور اُس میں انصاف نہ کیا۔ تو قیامت کے دن اُس کا ایک پہلو لٹکا لٹکا ہوا ہوگا۔

(سوال نمبر ۲)

جواب:

سورۃ النساء کی وجہ تسمیہ:

"نساء" کا مطلب ہے "عورتیں"۔ چونکہ اس سورت میں عورتوں کے حقوق اور احکام تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ النساء رکھا گیا ہے۔

6

دورِ جاہلیت میں عورتوں کے حقوق:

دورِ جاہلیت میں عورتوں کے حقوق نہیں تھے۔ بیٹیوں کی پیدائش میں اُس کو عار سمجھا جاتا تھا اور زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ بیویوں کے

کوئی حقوق متعین نہ تھے۔ ایک مرد کے لیے بیویوں کی کوئی تعداد متعین نہ تھی۔ عورتوں کو وراثت کی طرح تقسیم کیا جاتا تھا۔ سوتیلے بیٹے اپنی ماؤں سے نکاح کر لیتے تھے۔ ان حالات کی وجہ سے قرآن نے عورتوں کو اُنکے جملہ حقوق عطا فرمائے۔

وراثت میں حصہ، محرمات کی تقسیم، سوتیلے بیٹے کا ماؤں سے نکاح "نکاح مقت" کو حرام قرار دیا گیا۔ عورتوں کے لباس، نان، نفقہ کے حقوق دیئے گئے۔ اور نیک بیوی کو بہترین دولت قرار دیا گیا۔ ایک مرد کے لیے بیویوں کی تعداد متعین کی گئی اور چار بیویوں کی اجازت صرف اُس صورت میں دی گئی کہ اگر شوہر اُن میں انصاف کر سکے۔

سوال نمبر ۸

جواب:

انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد:

قرآن مجید میں جگہ جگہ انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔

سورۃ النساء میں ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور ہم نے رسول بھیجے اس لیے تاکہ انکی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے۔"

اس آیت سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام اسی مقصد کے لیے بھیجے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اسکے بندوں تک پہنچا سکے۔ اور

اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بندوں کو آگاہ کر سکے۔ اسی لیے ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم انبیائے کرام کی اطاعت کریں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے لیے اپنے اپنے انبیائے کرام بھیجے۔ جنہوں نے اپنی اپنی قوموں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور ایک اللہ کو ماننے کی تاکید کی۔ مگر اُن قوموں نے شرک کر کے اور انبیائے کرام کی مخالفت کر کے اپنے آپ کو ہلاکت اور بربادی کا مستحق بنایا۔

ارشاد ہے:

ترجمہ:

"ہم نے رسول بھیجے جنت کی بشارت دینے والے اور جہنم کا ڈر سنانے والے۔"

جنت کی بشارت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے

کرام کو بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو جنت کی بشارت دیں۔ اُن لوگوں کو جو اس دُنیا میں نیک اعمال کرینگے۔

جہنم ماڈر:

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام بھیجے۔ تاکہ وہ لوگوں کو جہنم کے دردناک عذاب کے بارے میں آگاہ کریں۔ وہ عذاب جو بُرے اور بدکار لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴

جواب:

حضرت عیسیٰ کی نصیحتیں:

حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم کو نصیحت کی:

ترجمہ:

"ایک اللہ کی عبادت کرو جو تمہارا رب ہے اور میرا رب بھی ہے۔ وہ واحد ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اگر تم نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا۔ تو تم پر جہنم واجب ہو جائے گی اور جنت حرام کردی جائے گی"۔

اگر تم اللہ کے ساتھ شریک بناؤ گے تو اسکی کوئی معافی نہیں۔

اور ظالم لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔

یہ نصیحتیں حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کی۔ مگر اسکے باوجود بھی وہ نافرمانی کررہے تھے۔

(سوال نمبر ۵)

جواب:

سورۃ المجادلہ کی روشنی میں مجلس کے آداب:

سورۃ المجادلہ کی روشنی میں مجلس کے آداب درج ذیل ہیں:

3

1: مجلس میں داخل ہوتے ہی وہاں موجود لوگوں کو سلام کرو۔

2: مجلس میں جہاں نشست ملے وہاں بیٹھ جاؤ۔

3: مجلس میں ٹولیوں کی شکل میں نہ بیٹھو۔

4: مخاطب کی آواز غور سے سنیں۔

5: مجلس میں کسی قسم کا شور شرابا نہ بناؤ اور خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔

6: لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر نہ جاؤ۔

مفصل جوابات

سوال نمبر ۵

ترجمہ:

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور قریبی رشتہ دار، اور یتیموں، اور مسکینوں

اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اور
ساتھ بیٹھنے والوں (پڑوسیوں) کے ساتھ اور
ساتھی کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ"

تشریح:

اس آیت میں یہ وضاحت
کی گئی ہے کہ اللہ کی عبادت کرو
اسکے ساتھ کسی معبود کو شریک نہ
ٹھہراؤ کیونکہ شرک بہت بڑا گناہ
ہے جس کی کوئی معافی نہیں۔
اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں
کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(سوال نمبر ۴)

ترجمہ:

" اللہ راضی ہوگیا اُن مومنوں سے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے۔ اور ہم نے جان لیا جو کچھ اُن کے دِلوں میں تھا۔ اور ہم نے اُن پر سکینہ یعنی آرام نازل کیا اور اُن کو قریبی فتح کی طرف بشارت دی۔

تشریح:

اِس آیت میں یہ وضاحت کی گئی ہے۔ کہ اللہ اُن مومنوں سے راضی ہوگیا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ اور ہم نے یہ جان لیا کہ اُنکے دِلوں میں تھا۔ اور اُن پر سکینہ نازل کی اور فتح کی بشارت دی۔

B.I.S.E KOHAT THE END